Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۲۹ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ ۵ شہادت ۱۳۵۴ہش ۵ اپریل ۱۹۷۵ء	نمبر ۷۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو بلکہ ممکن ہو تو اصلاح کے لئے دعا کرتے رہو

اگر تم خدا کے ہو جاؤ تو وہ دشمن کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے

"سب سے مشکل اور نازک مرحلہ (انسان کے لئے) حقوق العباد ہی کا ہے کیونکہ ہر وقت اس کا معاملہ پڑتا ہے اور ہر آن یہ ابتلاء سامنے رہتا ہے۔ اس مرحلہ پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اٹھانا چاہیئے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس کی تخریب اور بربادی کے لئے سعی کی جاوے پھر وہ اس فکر میں پڑ کر جائز اور ناجائز امور کی بھی پروا نہیں کرتے۔ اس کو بدنام کرنے کے واسطے جھوٹی تہمت اس پر لگاتے، افتراء کرتے اور اس کی غیبت کرتے اور دوسروں کو اس کے خلاف اکساتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ معمولی دشمنی سے کس قدر برائیوں اور بدیوں کا وارث بنا اور پھر یہ بدیاں جب اپنے بچے دیں گی تو کہاں تک نوبت پہنچے گی۔

تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو۔ اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے... تمہارا طریق انبیاء علیہم السلام کا سا طریق ہو۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ ذاتی اعداء کوئی نہ ہوں۔

خوب یاد رکھو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو۔ ہاں اللہ اور اس کے رسولؐ کی عزت الگ امر ہے۔ جو شخص خدا اور اس کے رسولؐ کی عزت نہیں کرتا بلکہ ان کا دشمن ہے اسے تم اپنا دشمن سمجھو۔ اس دشمن سمجھنے کے یہ معنے نہیں کہ تم اس پر افتراء کرو اور بلاوجہ اس کو دکھ دینے کے منصوبے کرو۔ نہیں بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ اور خدا تعالیٰ کے سپرد کرو۔ ممکن ہو تو اس کی اصلاح کے لئے دعا کرو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۵ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

مجھے ابھی خارش ہے۔ نواب محمد احمد صاحب کو تین دن سے بخار ہے

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۴ شہادت۔ آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ ہم احمدی جو حضرت مہدی معہود علیہ السلام پر ایمان لائے ہیں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کے بیان کے مطابق اوّل المسلمین ہیں یعنی اسلام کی حقیقت کامل اور اعلیٰ طور پر حضور کے وجود پاک میں متحقق ہوئی۔ اور خدائے رحمٰن نے اپنی موہبتِ خاص سے ذاتِ باری اور صفاتِ باری تعالیٰ کے عرفان کی سب سے زیادہ طاقت اور استعداد آپؐ کو عطا فرمائی اور پھر اس استعداد کی کامل نشوونما کے سامان بھی ایسے رنگ میں مہیا کئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ باری کے مظہر اتم ٹھہرے۔ اب جو شخص بھی اپنے دائرہ استعداد میں اپنی طاقتوں کی کامل نشوونما کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضورؐ کی اتباع اختیار کرتے ہوئے حضورؐ کی غلامی میں داخل ہو اور حضورؐ کے فیضان اور برکت سے غیر اللہ سے رہائی پا کر نورِ ایمان حاصل کرے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف آئینہ کمالاتِ اسلام کا ایک پُرمعارف حوالہ پڑھ کر سنایا جس میں بتایا گیا تھا کہ جو شخص بھی روح القدس کے توسط سے حیاتِ روحانی حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور متابعت ضروری ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہماری جماعت کے تمام مردوں عورتوں، چھوٹوں اور بڑوں کو یہی عقیدہ رکھنا چاہیئے اور پھر اس کے مطابق یہ انتہائی کوشش کرنا چاہیئے کہ وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے دائرہ استعداد میں اپنی تمام صلاحیتوں کو کامل نشوونما دے کر روح القدس کی برکتوں سے حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۵ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں کہ مکرم صاحبزادہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے پیار کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ اعتداء سے بچو اور بُغض و عداوت کو اپنے قریب نہ آنے دو

دُنیا کے دُکھ کو دُور کرنا اپنا نصب العین بناؤ اور دُکھ کے مقابلہ میں دوسروں کو سُکھ پہنچانے کی کوشش کرو

دُعائیں کرو اور بہت دُعائیں کرو کہ تم خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بچو اور اس کی رحمت کے مورد بنو

تمہاری مُسکراہٹوں کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کا پیار اور اس کی رحمت ہے اس لئے دُنیا تمہاری مُسکراہٹیں نہیں چھین سکتی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ نبوت ۱۳۵۳ھش مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے انچارج شعبہ زودنویسی ربوہ)

سُورہ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝"

(الاعراف: ۵۶-۵۷)

اور پھر فرمایا:۔

پہلے تو مَیں اپنے دوستوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ

عملِ صالح کے معنے

موقع و محل پر عمل کرنے کے ہوتے ہیں۔ غلط جگہ پر صحیح کام بھی اسلام میں پسندیدہ نہیں اس لئے موقع اور محل کے مطابق کام کرنے کا حکم ہے مقام بھی صحیح ہونا چاہیئے اور کام بھی صحیح ہونا چاہیئے۔ اگر کسی دوست نے مجھے کوئی خط دینا ہو تو اس کے لئے صحیح جگہ میرا دفتر ہے مسجد اقصیٰ نہیں ہے۔ بہرحال دوستوں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اعمالِ صالحہ بجا لاؤ یعنی ایسی نیکیاں بجا لانے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے جو موقع اور محل کے مطابق ہوں۔ اس حکم کو ہمیشہ مدِّنظر رکھنا چاہیئے اور اس کے مطابق اعمال بجا لانے چاہئیں تاکہ ثواب حاصل ہو۔

ایک سلسلہ مضامین پر مَیں اپنے خیالات کا اظہار کر رہا ہوں۔ یہ سلسلہ اس وجہ سے شروع ہوا کہ نیشنل اسمبلی نے ایک فیصلہ کیا اور مَیں نے بتایا تھا کہ جہاں تک اس پر تبصرہ کا سوال ہے مَیں جنوری یا فروری کو اس پر تبصرہ کروں گا لیکن جہاں تک

ردِّ عمل کا سوال

ہے، مَیں یہ بتا رہا ہوں کہ ہم قرآنی شریعت کو شریعتِ حقّہ سمجھتے ہیں اور اس پر عمل کرنا ضروری اور واجب سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم نے قُربِ الٰہی اور رضائے الٰہی کے لئے جو راہیں متعیّن کی ہیں ہم اُن پر چلنا ضروری سمجھتے ہیں بلکہ ان پر چلنے میں اپنی خوشحالی اور کامیابی کا راز سمجھتے ہیں۔

قرآن کریم نے ہمیں بنیادی طور پر

دو قسم کی باتیں

بتائی ہیں۔ ایک وہ جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے اور اُن سے بچنا ضروری ہے۔ دوسرے وہ احکام ہیں جن کے متعلق فرمایا کہ ان کے بجا لانے سے اللہ تعالیٰ کا پیار، اس کی محبّت اور اس کی رضا ہمیں حاصل ہوتی ہے۔ بعض خطبات میں مَیں نے ایک پہلو کے متعلق بات کی اور بعض میں دوسرے پہلو کے متعلق بات کی۔ آج مَیں ایک اور ایسی بات بیان کرنا چاہتا ہوں جس کے متعلق قرآن کریم بتاتا ہے کہ اس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ انسان سے خوش نہیں ہوتا۔ وہ اس سے پیار نہیں کرتا۔ انسان رضائے الٰہی کو حاصل نہیں کر سکتا اور وہ ہے اعتداء یعنی حد سے بڑھنا۔

مَیں نے سُورۂ اعراف کی جو آیات ابھی پڑھی ہیں اُن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو پکارو۔ اُس سے دُعائیں کرو۔ گِڑگِڑا کر بھی اور چُپکے چُپکے بھی۔ اجتماعی طور پر بھی دعائیں کرو اور انفرادی طور پر بھی۔ اور اُس سے یہ دُعا مانگو کہ اے اللہ! تُو ہمارا ربّ ہے۔ تُو نے ہمیں پیدا کیا اور ہماری پیدائش کو احسن بنایا ہے۔ تُو نے ہمیں ہماری ضرورت کے مطابق قوّتیں عطا کیں اور ان قوّتوں کی نشوونما کے سامان پیدا کئے ہیں۔ گویا ہمارے قویٰ میں درجہ بدرجہ ترقیات عطا کر کے خدا تعالیٰ ہمیں بلندیوں اور کامیابیوں کی طرف لے جانے والا ہے۔ اسی غرض کے لئے اُس نے

شریعتِ حقّہ

کو قرآن کریم کی شکل میں نازل فرمایا۔ اس لئے اس سے دُعا کرو کہ وہ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اُن حدود کے اندر رہ کر اور اُن حقوق کو ادا کر کے جو اُس نے مقرر کئے ہیں اپنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوبیت اور نشو ونما کے سامان

پیدا کریں اور یہ دعا گڑگڑا کر بھی کرو اور خفیہ بھی۔ اجتماعی طور پر بھی کرو اور انفرادی طور پر بھی اور یہ یاد رکھو کہ جب تک اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے اس کے فضل کو جذب نہیں کیا جاتا، انسان حقوق کے دائرہ میں نہیں رہتا۔ وہ ان کو پامال کرتا ہے۔ جو شخص حقوق کو پامال کرتا ہے اس کے متعلق فرمایا:۔

"اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ"

اللہ تعالیٰ اعتداء کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ ان سے پیار اور محبت نہیں کرتا۔ اعتداء کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا انسان کو حاصل نہیں ہوتی

اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:۔

"وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا"

دینِ حق کے نزول کے بعد، حقوق کی تعیین کے بعد، حقوق کی وضاحت کے بعد اور اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کے بعد کہ حقوق کی ادائیگی کے لئے مادی اور غیر مادی سامان پیدا کئے گئے ہیں اور ان کی تقسیم ان اصول پر ہونی چاہیئے جن کے نتیجہ میں اس دنیا میں اصلاح کے حالات پیدا ہوتے ہیں اور فساد کے حالات مٹ جاتے ہیں۔ امن کے حالات پیدا ہوتے ہیں اور خوف کے حالات دور کر دئے جاتے ہیں۔ ان حالات کے پیدا ہونے کے بعد

لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ

کی رو سے اس زمین میں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک نیا روپ لے کر دنیا کے سامنے آتی ہے اس میں فساد کے حالات پیدا نہ کرو۔ پھر تاکیداً فرمایا کہ وَادْعُوْهُ کہ خدا تعالیٰ سے عاجزانہ دعائیں کر کے اس کی برکتوں اور رحمتوں کو حاصل کرو اور اس کی نصرت اور مدد پاؤ تاکہ تم خَوْفًا اس خوف سے نجات پاؤ جو حق تلفی کے بعد پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے وَطَمَعًا اور اس رجاء اور امید کے ساتھ دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تمہیں حقوق کی ادائیگی کے دائرہ میں رکھ کر خدا تعالیٰ کے پیار کو پانے والا بنا دے۔ فرمایا اگر تم محسن بنو۔ اگر تم ہمارے احکام کو تمام بیان کردہ شرائط کے ساتھ بجا لاؤ تو یاد رکھو کہ تم خدا تعالیٰ کی رحمت کو اپنے قریب پاؤ گے۔

پس آج کا میرا مضمون یہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ اعتداء کو پسند نہیں کرتا

انسان اعتداء کے بعد (جس کے معنے میں ابھی بتاتا ہوں) خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی اپنی زندگی میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

عربی کے لفظ عدو (ع۔د۔و) کے مختلف معانی ہیں اور قریباً سارے معانی کا عکس اور ان کی جھلک اعتداء میں آجاتی ہے۔ اِعْتِدَاء کے معنے ہیں حق سے تجاوز کرنا۔ گو لغت میں یہ لفظ تین طرح بیان ہوا ہے لیکن میں اس وقت صرف دو کو لوں گا۔ حد سے تجاوز کرنے کے ایک معنے یہ ہوتے ہیں کہ حق تو نہیں ہوتا۔ مگر اس کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔

حق سے تجاوز

کرنے کے ایک معنے یہ ہیں کہ دوسرے کا حق ہوتا ہے لیکن اسے دینے سے انکار کیا جاتا ہے۔ گویا اپنے لئے یا غیر کے لئے۔ اپنے دوست کیلئے یا اپنے عزیز کے لئے۔ اپنے ہمخیال کے لئے یا اپنے ہم عقیدہ کے لئے ان حقوق کا مطالبہ کرنا جنہیں اللہ تعالیٰ نے قائم نہیں کیا یہ حق سے تجاوز کرنا ہے۔ دوسری طرف ان حقوق کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسان کی ذات اور اس کے عزیزوں کے لئے قائم کیا۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہمسایوں کے لئے قائم کیا۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہم عقیدہ لوگوں کیلئے قائم کیا جنہیں اللہ تعالیٰ نے مخالفوں کیلئے قائم کیا گویا وہ حقوق جو خدا کے قائم کردہ ہیں، ان کو ادا نہ کرنا اور ان کی ادائیگی میں روک بننا، یہ بھی حد سے تجاوز کرنا ہے اور اس وجہ سے جب دوسرے کی حق تلفی کے معنی میں یہ تجاوز ہو تو اس کے معنے ہوتے ہیں ظلم اور دشمنی کے ساتھ اور بغض سے دوسرے کو ایذاء پہنچانا۔ یعنی دشمنی اور بغض کی وجہ سے کسی کو دکھ دینے کی خواہش رکھنا اور دکھ پہنچانے کے لئے کوشش کرنا اعتداء ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص حق سے تجاوز کرے گا اور حق تلفی کرے گا اور دشمنی اور بغض کے نتیجہ میں دکھ پہنچانے کی کوشش کریگا تو خدا تعالیٰ اس سے پیار نہیں کرے گا۔ اور یہ

ایک بڑا زبردست اعلان

ہے جو ان آیات میں کیا گیا ہے

ان آیات سے جو مطلب ہم اخذ کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اجتماعی اور انفرادی دعاؤں کے ساتھ جب تک ہم اپنے پیدا کرنے والے رب کریم کو مدد کے لئے نہ پکاریں اس وقت تک ہم ان حدود میں جو خدا تعالیٰ نے قائم کی ہیں رہ نہیں سکتے یعنی اپنی حدود میں رہنے کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے آج کی اندھی دنیا دعاؤں پر زور دینے کی بجائے اپنی عقل پر فخر کرتی ہے قرآن کریم نے یہ نہیں کہا کہ اللہ کے قائم کردہ دائرہ حدود میں رہنے کے لئے تمہیں عقل کی ضرورت تھی اور وہ تمہیں ہم نے عطا کر دی۔ قرآن کریم نے فرمایا کہ حقوق کی ادائیگی کے لئے اور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ حقوق کے حصول کیلئے کے لئے اگر تم بجا لاتے ہو تمہیں تم کامیاب تبھی ہو سکتے ہو جب دعائیں کرو۔ ٹھیک ہے عقل بھی ایک عطاء الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے لیکن عقل اسی وقت صحیح کام کرتی ہے جب اسے خدا تعالیٰ کی ہدایت اور تعلیم اور وحی کی روشنی حاصل ہو۔ الٰہی نور کے بغیر عقل کو وہ روشنی نہیں ملتی جو عقل کو صحیح راستوں پر چلا سکے اور کامیابیوں تک عقلمندوں کو لے جا سکے۔

اس سے ایک تو ہمیں یہ پتہ لگا کہ اپنے حقوق لینے ہوں تو بھی دوسروں کے لئے سکھ پیدا کرنے ہوں گے۔ اور دکھوں سے بچنا ہو تو بھی دعاؤں کی ضرورت ہے نہ کہ کسی اور چیز کی۔ کیونکہ جب تک عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اور جب تک

اجتماعی اور انفرادی دعاؤں کے ساتھ

اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو انسان جذب نہیں کرتا، اس وقت تک وہ حق کے دائرہ کے اندر نہیں رہ سکتا۔ نہ اپنے حقوق کے حصول کے لئے اس کی کوششیں جائز ہوں گی نہ دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے اس کے اندر ایک جذبہ اور جوش پیدا ہوگا۔

دوسری بات ہمیں یہ بتائی گئی ہے کہ ہر وہ شخص جو اپنے حقوق کے دائرہ میں نہیں رہتا اور زیادتی کرتا ہے اور تجاوز کرتا ہے اور حق تلفی کرتا ہے اور دشمنی اور بغض سے دوسرے کو ایذاء پہنچاتا ہے اور اپنے لئے وہ کچھ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جو اس کا حق نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو کھو بیٹھتا ہے۔

اس ضمن میں ہمیں دنیا میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو قسم کے لوگ

نظر آتے ہیں۔ ایک وہ جو عادتاً دوسروں کو سُکھ پہنچانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں اور ایک وہ ہیں جو اپنی بدقسمتی سے دوسروں کو دُکھ پہنچانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو کم و بیش دنیا کے ہر خطہ میں نظر آتی ہے۔ اس وقت دنیاوی لحاظ سے جو ترقی یافتہ ممالک ہیں انہوں نے جو ترقی کی ہے اُس کا راز بھی یہی ہے کہ انہوں نے اس حقیقت کو پہچانا کہ دوسروں کو سُکھ پہنچانے کے نتیجہ میں اور اُن کے دُکھ دور کرنے کی وجہ سے قومیں ترقی کیا کرتی ہیں۔

میں نے کئی ایسے واقعات پڑھے ہیں مثلاً انگریز قوم کو ایک وقت میں برطانوی سلطنت پر بڑا ناز تھا۔ دُنیا میں انگریزوں کی طاقت پھیلی ہوئی تھی۔ دُنیا کے ایک بڑے علاقے کو انہوں نے اپنے ماتحت کر رکھا تھا چنانچہ اگر سنگاپور یا ملائشیا یا کسی اور دور دراز علاقے میں کسی انگریز کی دس ہزار پونڈ کی حق تلفی ہوتی یعنی کوئی شخص کسی انگریز کے دس ہزار پونڈ مار لیتا تو برطانوی حکومت اس دس ہزار پونڈ کے حق کی ادائیگی کے لئے تیار ہو جاتی تھی اور پورا زور لگاتی تھی اور اپنی طاقت کے بل پر اُس کو دس ہزار پونڈ دلواتی تھی چاہے اس کے اوپر اسے کتنا بھی خرچ کیوں نہ کرنا پڑے۔ گویا فردِ واحد کو ذہنی، جسمانی اور دُنیاوی حقوق کے لحاظ سے دس ہزار پونڈ کے ضیاع سے جو دُکھ پہنچا تھا اس کو دور کرنے کے لئے ساری ایمپائر (EMPIRE) متوجہ ہو جاتی تھی۔ وہ یہ نہیں کہتی تھی کہ اتنی بڑی ہماری سلطنت ہے اور اتنی دولت ہمارے پاس جمع ہو چکی ہے ایک آدمی کے دس ہزار پونڈ ضائع ہو گئے تو کیا بات ہے۔ اس لئے کہ جو

قوم اور مملکت

اپنے شہریوں کو حقوق دلانے کے لئے ہر وقت چوکس اور بیدار نہیں رہتی وہ قوم اس دُنیا میں ترقی نہیں کر سکتی۔ یہ ایک حقیقت ہے اور اس سے کوئی عقلمند انکار نہیں کر سکتا۔ اس حقیقت کے باوجود استثنائی طور میں انگریزوں میں سے ایسے لوگ بھی نظر آتے ہیں جو دوسروں کو ایذاء پہنچا کر اور دُکھ دے کر خوشی اور مسرت حاصل کرتے ہیں۔ اب تو اُن کی حالت بدل گئی ہے لیکن کسی وقت میں اُن کی بہت بڑی سلطنت تھی جس کے متعلق اُن کا یہ دعوےٰ تھا کہ اُس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ (اب تو غروب ہونے لگ گیا ہے) تاہم غروب ہوتا ہے یا نہیں، اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں در اصل دیکھنے والی بات یہ ہے کہ انہوں نے جو ترقی کی ہے اس کے لئے انہوں نے کن اصولوں کو اپنایا تھا۔ ان میں سے ایک اصول یہ تھا کہ قوم کے دکھوں کو اور افراد کے دُکھوں کو دور کرنے میں قوم کی زندگی اور ترقی کا راز پوشیدہ ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ کچھ لوگ دُنیا میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو دوسروں کو دُکھ پہنچا کر خوشی اور مسرت محسوس کرتے ہیں یہی بگڑی ہوئی فطرت غلط رنگ میں دُنیا کے سامنے اپنا

طاقت اور کوشش کا مظاہرہ

کرتی ہے۔ جو قومیں ترقی یافتہ نہیں اُن میں ہمیں بھی دو قسم کے لوگ نظر آتے ہیں۔ ایک وہ جن کو اس راز کا علم نہیں ہے اور وہ اپنے ہی بھائی بند کو دُکھ پہنچانے میں خوشی اور مسرت محسوس کرتے ہیں۔ گویا

وہ اپنی خوشی اور مسرت کے حصول کے لئے دوسروں کو دکھ پہنچاتے ہیں لیکن اُن کا ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے جس کی یہ ذہنیت نہیں ہوتی وہ ملک میں رہنے والے ہر شہری کو سُکھ پہنچانے کی کوشش کرنے اور دُکھوں کو دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غیر ترقی یافتہ اور ترقی کی خواہش رکھنے والی اقوام میں مختلف نسبتوں کے ساتھ یہ ذہنیت ہمیں نظر آتی ہے۔

اس تمہید کے بعد میں اپنے ملک کی طرف آتا ہوں۔ ہمارے ملک میں یہ گندی ذہنیت بہت زیادہ پائی جاتی ہے اور اس میں صرف احمدیت کا تعصب نہیں۔ بلکہ جہاں کہیں بھی آپ کو کوئی دُکھ پہنچانے والا ملتا ہے۔ وہ عام شہری ہے یا حکومت کا کوئی کارندہ اسے دیکھ کر آپ یہ نہ سمجھ لیا کریں کہ وہ صرف احمدیت کی وجہ سے آپ کو دُکھ پہنچا رہا ہے۔ ہمارے اس ملک میں کثرت کے ساتھ وہ لوگ بھی ہیں جو ایک دوسرے کو دُکھ پہنچانے میں مصروف ہیں مثلاً سُنی سُنی کو دُکھ پہنچا رہا ہے اور شیعہ شیعہ کو دُکھ پہنچا رہا ہے اور اپنے ہی گھر والا اپنے بھائی کو دُکھ پہنچا رہا ہے۔ کیا آپ اخباروں میں بھائیوں کی آپس میں لڑائیوں کے متعلق پڑھتے نہیں؟ تو وہاں تو عقیدہ کے اختلاف کا کوئی مسئلہ نہیں ہوتا۔ ایک ہی گھر میں پیدا ہوئے ایک ماں باپ کی اولاد لیکن اُن کی ذہنیت ایسی ہے کہ ہر بھائی دوسرے کو دُکھ پہنچانے میں

لذّت اور سرور

محسوس کرتا ہے۔ بدقسمتی سے اس قسم کی ذہنیت والے لوگ حکومت کے کارندوں اور عوام کے خادموں میں بھی ہیں۔ لیکن ان کی کثرت نہیں ہونی چاہیئے۔ استثنائی طور پر تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے انگریز کے زمانہ میں بھی جب کہ برٹش ایمپائر پر سورج غروب نہیں ہوا کرتا تھا شاید لاکھوں میں ایک آدمی اُن میں بھی ہو جو اذیت پسند ہو لیکن جب قوم میں کثرت اس ذہنیت کے لوگوں کی ہو جائے کہ کسی کو سُکھ نہیں پہنچاتا۔ دوسروں کو دُکھ پہنچاتا ہے اور دُکھوں کو دُور نہیں کرتا۔ اور اگر کسی کو سکھ پہنچا ہوا ہو اور وہ چین سے زندگی بسر کر رہا ہو تو اس کو اس سے محروم کرنے کی کوشش کرتی ہے تو پھر قوم ترقی کر ہی نہیں سکتی اس لئے کہ مملکت کے شہریوں کے مجموعہ سے مملکت اور ملک بنتا ہے۔ مثلاً اگر ہر فرد کو ایک ایک کر کے اور چُن چُن کر غریب بنا دیا جائے تو سارا ملک غریب ہو جائے گا۔ اگر ایک ایک آدمی کو پکڑا جاتا ہے اور علم سے محروم کر دیا جائے تو وہ جاہلوں کی قوم بن جائے گی۔ لیکن اگر انفرادی طور پر

ہر فرد کو علم سکھایا جائے

اس کی علمی ترقی کے لئے کوشش کی جائے۔ اگر وہ روزی کمانے کے لئے جدوجہد کرتا ہے تو اس بنا اس کی مدد کی جائے حصولِ رزق کے لئے اس کی راہنمائی کی جائے ایسے حالات پیدا کئے جائیں کہ اس کی کوششیں بار آور ہوں اور وہ امیر بن جائے اگر ہر فرد امیر ہو جائے تو گویا ملک امیر بن جائے گا۔ اگر پچاس فی صد لوگ امیر ہوں اور پچاس فی صد غریب ہوں تو وہ ملک درمیانہ درجہ کا ہوتا ہے اقتصادی لحاظ سے وہ کوئی دولتمند ملک نہیں کہلائے گا۔ اسی لئے جمہوریت کی یہ تعریف کی گئی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(طالب علمی کے زمانہ میں یہ میرا مضمون رہا ہے) کہ جمہوریت کچھ اس قسم کی حکومت ہے کہ جس میں ONE FOR ALL AND ALL FOR ONE. کا اصول کارفرما ہوتا ہے یعنی ہر فرد قوم کی خاطر زندگی گزار رہا ہوتا ہے اور ساری قوم اُس ایک فرد کے لئے زندگی گزار رہی ہوتی ہے۔ یہ ہے

جمہوریت کی صحیح تعریف

بڑے بڑے ماہرین سیاست نے اپنی فلسفیانہ بحثوں میں یہ کہا ہے کہ فرد واحد یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں سب کے لئے قربانی دے کر بہت سی باتوں سے محروم ہو جاؤں گا اس لئے کہ "ایک سب کے لئے اور سب اُس ایک کے لئے" کے اصول کی رُو سے فرض کرو کسی ملک کی آبادی چھ کروڑ ہے تو اگر ایک شخص چھ کروڑ کے لئے قربانی دے رہا ہے تو اس کو اس لئے نقصان نہیں کہ چھ کروڑ اُس ایک کے لئے قربانی دے رہے ہوں گے اور اس کو ہر حال فائدہ ہے کیونکہ اُس ایک نے اپنا سب کچھ قوم کی خاطر کھو دیا اور چھ کروڑ سے کچھ حاصل کر لیا۔ پس اس ایک نے جو کچھ کھویا اس کے مقابلہ میں چھ کروڑ سے جو حاصل کیا وہ بہر حال زیادہ ہے۔ وہ عقلاً بھی زیادہ ہے اور عملاً بھی زیادہ ہے۔ جمہوریت کے یہ معنے نہیں ہیں کہ چھ کروڑ میں سے پانچ کروڑ نوے لاکھ کی اکثریت دس لاکھ کو کھا جائے اور یہ کہ جو اکثریت ہے' وہ اقلیت کو دُکھ ہی پہنچایا کرتی ہے اور کھا ہی لیا کرتی ہے' یہ جمہوریت نہیں۔ یہ ایذا دہی ہے جس کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے:-

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ

جب قوم کی اکثریت اعتداء کے گناہ میں ملوث ہو جائے اور اکثریت ایک دوسرے کو دُکھ پہنچانے لگے اور اعتقاد کا فرق، قوم قوم کا فرق، خاندان خاندان کا فرق، علاقے علاقے کا فرق اور خطے خطے کا فرق ہونے لگے اور ایذا دہی کی بنیاد بنے تو اس قسم کا تعصب اور اس قسم کی ذہنیت جس کا مقصد ایک دوسرے کو ایذا اور نقصان پہنچانا ہوتا ہے' ملک و ملت کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ ایسی ذہنیت اعتقادات کی حدود کو پھاند کر بہت آگے نکل جاتی ہے۔ ملک کی اکثریت یا ایک بڑے بھاری حصہ میں جب یہ ذہنیت پیدا ہو جائے تو قوم کی ہلاکت کے سامان تو پیدا ہو سکتے ہیں قوم کی نجات اور اس کی فلاح اور ترقیات کے سامان نہیں پیدا ہو سکتے کیونکہ کوئی قوم دین و دنیا میں ترقی نہیں کر سکتی جب تک دینی معاملات میں خدا تعالیٰ کے پیار کو اور دنیوی معاملات میں خدا تعالیٰ کی مدد کو حاصل نہ کرے۔ ہمارا اللہ صرف رحیم نہیں جو مومن کو اُس کے

اعمال کا بہترین پھل

عطا کرتا ہے۔ ہمارا اللہ رب بھی ہے جو مومن و کافر کی بھلائی کے سامان پیدا کرتا ہے۔ جو لوگ اُس کو گالیاں دینے والے ہیں انہیں بھی وہ ٹھوکا نہیں مارتا۔ دُنیوی لحاظ سے ان کی ترقیات کے راستہ میں فرشتوں کی فوجیں کبھی حائل نہیں ہوتیں۔ ان کو ترقی کی اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا غضب صرف اس لئے نہیں بھڑکتا کہ ان لوگوں نے اپنے رب کو پہچانا نہیں بلکہ جس وقت اس کی مخلوق اور اس کا پیدا کردہ انسان ظلم کی انتہاء کو پہنچتا ہے تو اپنے

دوسرے بندوں کو ان ناسمجھ انسانوں کے ظلم سے اور اُن کے اعتداء سے بچانے کے لئے اُس کا قہر بھڑکا کرتا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ

ویسے قرآن کریم نے یہ بھی کہا ہے کہ جن لوگوں کی ساری توجہ اور کوشش اور اعمال دُنیا کے لئے ہو گئے خدا نے اُن کو دُنیا دے دی کیونکہ دینی عقائد کی رُو سے اعمالِ صالحہ بجا لانے کے بعد اللہ تعالیٰ سے پیار اور اُس سے محبت رکھنے کے اور اس کی راہ میں قربانیاں دینے کے نتائج اور ثواب اگلی دُنیا میں ملتے ہیں۔ یہاں اس دُنیا میں تو اعمال کے نتائج اور ثواب کی ایک چھوٹی سی جھلک ہمیں نظر آتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اس کا تعلق ان اعمال کے ساتھ ہے جو دین کی حالت میں انسان بجا لاتا ہے یا جو خدا کی راہ میں اُس کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے انسان کچھ پیش کرتا ہے اپنے مال سے' اپنے وقت سے اور اپنے سکھ اور آرام کو چھوڑ دینے سے' جو اس کی جزاء انسان کو مرنے کے بعد ملتی ہے' وہ جنّت ہے جہاں خدا تعالیٰ کا پیار ایسے رنگ میں سامنے آجائے گا کہ انسان

حقیقی مسرّت اور خوشی

سے سرشار ہو جائے گا۔ ہم سب اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتے ہیں کہ وہ اپنے فضل سے ہم سب کے لئے حقیقی خوشی کے سامان پیدا کرے گا۔

بہر حال اِس وقت ہماری آنکھ وہ چیز دیکھ نہیں سکتی جو اُخروی زندگی میں خدا رسیدہ انسان کے لئے مقدر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت سے اِس مضمون کو بیان فرمایا ہے۔ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے اِس وقت میں بتا یہ رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ اِس دنیا میں صرف مومن ہی کو اُس کے دین اور دُنیوی اعمال کی وجہ سے جزاء نہیں دیتا بلکہ جو لوگ مومن نہیں اُن کے جو اعمال ہیں اُن کا بھی نتیجہ ربّ ہونے کے لحاظ سے اور رحمٰن ہونے کے لحاظ سے نکالتا ہے یعنی وہ کوششیں ابھی اُن کی شروع بھی نہیں ہوئی تھیں کہ اُن کی کامیابی کے سامان اُس نے پیدا کر دیئے تھے اور درجہ بدرجہ اُن کو دُنیوی کامیابیوں کی طرف دُنیوی کوششوں کے نتیجہ میں لے جا رہا ہے۔

پس جس ملک میں خدا تعالیٰ کی منشاء کے خلاف دُکھ پہنچانے کی ذہنیت زیادہ ہو جائے وہ قوم ترقی نہیں کیا کرتی اور خدا کو نہ پہچاننے والے اور اس کا عرفان نہ رکھنے والے بھی اگر اِس اصول کو سمجھنے لگیں (خواہ وہ یہ نہ بھی سمجھیں کہ خدا نے یہ اصول قائم کئے ہیں) لیکن اِس اصول کو سمجھنے لگیں کہ دُنیوی ترقیات کے لئے اجتماعی کوششیں ضروری ہیں تاکہ ہر فرد کے دُکھوں کو دُور کیا جائے تب ہی ملک کی حالت سُدھر سکتی ہے کیونکہ اگر ہر فرد دُکھی ہو گا تو وہ قوم خوشحال کیسے ہو گی' اُس کے چہروں پر مسکراہٹیں کیسے آئیں گی۔ یہ تو الٰہی جماعتوں کی استثنائی حالت ہے کہ دُنیا والے سمجھتے ہیں کہ ہم اُنہیں دُکھ پہنچا رہے ہیں مگر ان کے چہروں پر اسی طرح مسکراہٹیں ہوتی ہیں جس طرح پہلے تھیں۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ

الٰہی سلسلوں کی مسکراہٹوں کا سرچشمہ

خدا تعالیٰ کا پیار اور اُس کی رحمت ہوتی ہے۔ کوئی دُنیوی وجہ اُن کی مسکراہٹوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی نہیں ہوتی اس لئے دُنیا اُن کی مسکراہٹیں نہیں چھین سکتی۔ خدا تعالیٰ کا پیار اُن کی مسکراہٹوں کا منبع ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ کے پیار کو دُنیا کی کوئی طاقت اُن سے چھین نہیں سکتی۔ دُنیا سمجھتی ہے کہ اُس نے اُنہیں عذاب میں مبتلا کیا مگر اُن کے دل خدا تعالیٰ کے پیار سے اس طرح بھرے ہوتے ہیں کہ اُن کے رُوئیں رُوئیں سے اُس کی لذت اور سرور پھُوٹ پھُوٹ کر باہر نکل رہا ہوتا ہے۔

پس اِن دو آیات کی تفسیر سے مَیں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ

دُنیا میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں

ایک وہ جو دوسروں کو دُکھ دینے میں لذت محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کی ہدایت کے سامان پیدا کرے اور قوم کو ایسی ذہنیت سے محفوظ رکھے۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو ہر غیر کو بھی سُکھ پہنچانے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ اپنا ہے یا بیگانہ بلکہ ہر ایک کو سُکھ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے کسی احمدی کو یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ سُکھ پہنچانے کے لئے کسی احمدی کی تلاش کی جائے بلکہ اُسے یہ دیکھنا چاہیئے کہ اُسے سُکھ پہنچانے کے لئے کسی انسان یا کسی حیوان یا کسی حِس رکھنے والی مخلوق کی ضرورت ہے۔ **دُنیا سے دُکھ کو دُور کرنا اُس کا نصب العین ہونا چاہیئے**۔ اگر اس نے خدا تعالےٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے تو اُسے یہ طریق اختیار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اگر وہ دُنیا میں دُکھ پیدا کرنے کا موجب بنے گا تو خدا تعالیٰ کی رحمت اور اُس کے پیار سے اور اس کی محبت سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

تیسری بات ہمیں اِن آیات سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ

قرآنِ عظیم ایک عظیم شریعت ہے

اس نے مخلوق کے حقوق قائم کئے اور اصلاح کے سامان پیدا کئے۔ اِسی لئے فرمایا بَعْدَ اِصْلَاحِھَا۔ تو اصلاح کے سامان خود قرآن کریم نے پیدا کئے ہیں۔ گویا ہر انسان کے حقوق کی اور حیوانات کے حقوق کی اور نباتات کے حقوق کی اور جمادات کے حقوق کی یعنی ہر مخلوق کے حقوق کی تعیین قرآنِ عظیم میں پائی جاتی ہے اور اس کے نتیجہ میں اس عالمین میں اصلاح اور صلاحیت امن اور آشتی کی ایک فضا پیدا ہوتی ہے۔ پس قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے انسان کو مخاطب کرکے اور پہلے مسلمان کو مخاطب کرکے یہ فرمایا کہ انسانی حقوق قائم کردیئے گئے۔ انسان اپنے حقوق کے دائرہ کے اندر رہ کر فساد کے حالات سے بچے اور اصلاح کے حالات پیدا کرے کیونکہ حق سے تجاوز کرنا ہر دو معنی میں جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا ہے فساد کے حالات کے پیدا کرنے کے مترادف ہے۔

پھر فرمایا تم دعائیں کرو اور

بہت دعائیں کرو

کہ تم خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والے نہ بن جاؤ۔ خَوْفًا اس خوف سے کہ اللہ تعالےٰ کہیں ناراض نہ ہو جائے، حقوق کے دائرہ کے اندر اپنے اعمال کو رکھو یعنی اپنے حق سے زیادہ نہ مانگو اور نہ لو۔ کسی اور کی حق تلفی کرنے پر جراُت نہ کرو۔ تمہارے دلوں میں یہ خوف پیدا ہونا چاہیئے کہ اگر ایسا کیا تو پھر اللہ تعالےٰ ناراض ہو جائے گا اور ہم اُس کی جنت کو نہیں پا سکیں گے۔ اور طَمَعًا اس اُمید پر، اس طمع سے کہ اگر ہم شرائط کے ساتھ عمل کریں گے تو مُحسن ہونے کی صورت میں اُس کی رحمت پائیں گے۔ دراصل

مُحسِن کے معنی

ہیں تمام شرائط کے ساتھ حُسنِ عمل کرنے والا۔ صرف عمل کرنے والا نہیں بلکہ شرائط کے ساتھ جو عمل ہوگا وہ حسنِ عمل بن جائے گا۔ غرض جو شخص تمام شرائط پوری کرتے ہوئے حُسنِ عمل بجا لانے والا ہے وہ اللہ تعالےٰ کی رحمت کو قریب پائے گا۔ جو شخص دُکھ کے مقابلہ میں دوسروں کے لئے سُکھ کے سامان پیدا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بڑا پیار حاصل کرتا ہے۔

بعض دفعہ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ جی! لوگوں نے ہمیں بڑا دُکھ پہنچایا ہے اس لئے اس کا بدلہ (اپنے بنائے ہوئے قانون کے مطابق) ہم لے لیں تو کیا کوئی حرج تو نہیں؟ مَیں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں کہ دیکھو! قرآن کریم نے بدلہ لینے کے لئے بھی اصول وضع کئے ہیں اور اس کے لئے بھی احکام جاری کئے ہیں۔ قرآن کریم نے یہ نہیں کہا کہ تم اپنی مرضی سے جس قسم کا بدلہ لینا چاہو وہ لے لو۔ مثلاً قرآن کریم نے ایک بڑا حسین اصول یہ وضع کیا ہے کہ

بدلہ لینے کا اصل مقصد

اصلاح ہونی چاہیئے۔ اگر کسی کو معاف کرنے سے اصلاح ہوتی ہے تو بدلہ لینے کا تمہیں حکم ہی نہیں۔ نہ قانون شکنی کی تمہیں اجازت ہے۔ اس کی بڑی لمبی تفصیل ہے۔ مَیں اصولاً یہ بتا رہا ہوں کہ خود بدلہ لینے کے قوانین وضع نہیں کرنے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ بدلہ اس رنگ میں نہ لو کہ حق سے تجاوز کر جاؤ۔ تم کسی سے اِس رنگ میں بدلہ نہ لو کہ جس نے تم پر ظلم کیا مقابلہ میں بدلہ لیتے وقت تم نے بھی ظلم کر دیا اور اس کی حق تلفی کر دی۔ خدا نے اس کی اجازت نہیں دی۔ تم بدلہ لیتے وقت یہ خیال رکھو کہ اگر اس کی اصلاح کی اُمید ہو تو اپنا حق چھوڑ کر بھی اُس شخص کی اصلاح کی کوشش کرو۔ تم کسی کی خوشی اور سُکھ کے لئے اپنے حق کی قربانی دے دو۔

پس ہمیں

قرآنِ عظیم کی ہدایات

پر ہر وقت غور کرتے رہنا چاہیئے۔ اور اپنے اعمال کو ان احکام کے مطابق ڈھالنا چاہیئے۔ یہی انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے کہ خدا تعالیٰ کا پیار اور اس کی رضا حاصل ہو۔ اس کے لئے اِس چھوٹی سی زندگی میں ہر قسم کی تکلیف اُٹھا کر اور ہر قسم کی قربانی دے کر اعمالِ صالحہ بجا لانے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ وہ زندگی جو نہ ختم ہونے والی زندگی ہے اُس میں ہمیشہ کے لئے ہمیں خوشی اور مسرتوں کے سامان میسّر آ جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبوب اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۴ روپے — دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے — زدجام عشق طاقت کی جنرل ٹانک کورس ۳۵ روپے — دواخانہ خدمت خلق ربوہ

دسواں طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ناگزیر وجوہات کی بناء پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔

نئی تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

(سیکرٹری آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ)

حبّ جواہر مہرہ
مفرّح قلب۔ مقوّی قلب
اختلاج قلب۔ گھبراہٹ۔ ضعف۔ غشی۔ ضعفِ دماغ اور عام جسمانی کمزوری میں مفید ہیں۔
قیمت ساٹھ گولیاں -/۲۵ روپے
حبّ اکسیر البدن
مقوّی اعصاب۔ مقوّی معدہ۔ جوڑوں کے درد ہر قسم کی اعصابی و جسمانی کمزوری اور کثرتِ پیشاب میں مفید ہیں۔ بھوک بڑھاتی ہیں۔ غذا کو جزوِ بدن بننے میں مدد دیتی ہیں۔ قیمت -/۱۰ روپے
المنار دواخانہ ربوہ

ھُوَالشّافی
بواسیر PILES
کی مشہور دوا پائلز کیور PILES CURE کے تجربہ کے بعد جناب محمد طارق خان صاحب کینٹ ایگزیکٹو آفیسر منگلا کینٹ تحریر فرماتے ہیں "آپ مجھے ایک کورس نہیں بلکہ پانچ کورس بھیج دیں۔ کیونکہ میں بقایا کورس اور لوگوں کو دے دوں گا جو کہ اس مصیبت سے نجات پا کر آپ کو اور مجھے دعائیں دیں گے۔"
قیمت فی کورس -/۱۰ نمونہ کی خوراک مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون ۶۰۷/۶۰۶

کاغذ اور گتہ
بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے
پیپر کارنر۔ گنپت روڈ۔ لاہور
فون نمبرز: ۶۴۵۲۳/۵۳۱۱۲ پر تشریف لائیں
ملک عبداللطیف شکوہی ☆ ملک محمد حنیف
فون نمبر ۶۲۵۱۶ فون نمبر ۶۲۵۱۸

ھُوَالشّافی
آپ کے دانت قیمتی موتی ہیں!
ان کی قدر کیجئے
اگر پائیوریا (ماسخورہ) کی تکلیف ہو۔ تو "پائیوریا کیور" اور اگر کیریز (گھن) کی تکلیف ہو تو "کیریز کیور" استعمال کریں۔
فی کورس -/۱۰ — وی پی ۱۱/۷۰ روپے
دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر
مفت حاصل کریں!
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ
فون: ۶۰۶/۶۰۷

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
فون نمبر:— ۵۲۶۲۳

گائے۔ بھینس۔ بھیڑ بکری اور دیگر جانوروں کا جان لیوا اپھارا "شفائے اپھارہ" کے ایک پیکٹ سے پندرہ منٹ میں غائب ہر پیکٹ پر گارنٹی۔ قیمت -/۷۵ فی درجن -/۶ دو درجن سے زائد پر ڈاک خرچ کی رعایت۔
تیار کردہ
شاہ ہومیو پیتھک سٹور۔ رحمت بازار ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر ۲۵۔ نیو مارکیٹ راوی روڈ لاہور
فون نمبر: ۶۲۶۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھیں

شہزین
شہزین
شہزین
مرضِ اٹھرا کی مؤثر ترین دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ۔ فون ۶۲۸ } منڈی محمد خان
گوجرانوالہ } فون ۴۸۴۴

لاہور میں
اپنی جملہ طبی ضروریات مثلاً ہر قسم کی معجونیں خمیرے۔ اطریفل۔ عرق۔ شربت مکمل اجزاء سے تیار کردہ۔ نیز خالص شہد اور خالص بادام روغن اور یونانی نسخہ جات
نصف صدی قدیم دواخانہ
حکیم محمد جمیل رجسٹرڈ پریکٹیشنر
محمدی دواخانہ
۲۴۔ عزیز روڈ۔ مصری شاہ۔ لاہور

ہر قسم کا سامان سائنس و جیبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۳۵۰
۵ گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

جبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج مکمل کورس چوبیس روپے — اکسیر اولاد نرینہ اولاد نرینہ کیلئے قیمت پچیس روپے — زدجام عشق طاقت کی دوا قیمت چالیس روپے — ناصر دواخانہ ربوہ فون ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تربیتی کلاس — ۱۸ ر اپریل تا ۲ ر مئی ۱۹۷۵ء

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز ۱۸ ر شہادت (اپریل) تا ۲ ر ہجرت (مئی) ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں ہر ضلع کی کل مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔ نمائندگان کو تاکید کریں کہ وہ ۱۷ ر شہادت (اپریل) کی شام تک ایوانِ محمود میں پہنچ جائیں۔ آتے ہوئے موسم کے مطابق بستر، نصابی کتب مثلاً تفسیر صغیر، احادیث الاخلاق، کشتی نوح، شمائلِ احمد، ہمارا رسول، دینی معلومات ہمراہ لائیں۔ اسی طرح قائد صاحب مقامی کی تصدیقی چٹ ہونا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

عہدیداران جائزہ لیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام اور قرآنِ عظیم کی اشاعت کے لئے جب صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک فرمائی تو مخلصینِ جماعت نے اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا اور اس فنڈ میں فراخدلی سے وعدے لکھوائے۔ وصولیوں کا پہلا مرحلہ ۲۸ ر فروری ۱۹۷۵ء کو ختم ہوا ہے اس تاریخ تک ہر فرد کے وعدہ کا ۱/۵ وصول ہو جانا چاہیئے تھا۔ امراء، صدر اور عہدیداران مہربانی فرما کر جائزہ لیں کہ اس کے مطابق وصولی ہو چکی ہے۔ اگر کمی ہو تو اسے جلد پورا کر دیا جائے۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

شکریہ احباب

میرے والد محترم سیٹھی خلیل الرحمن صاحب مرحوم کی وفات پر ہمارے اعزہ و اقارب و احباب نے ہمیں بہت سے تعزیتی خطوط لکھے ہیں اور ہمارے خاندان سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ ان دوستوں کو فرداً فرداً جواب دینا چونکہ ممکن نہیں لہٰذا بذریعہ "الفضل" میں ان تمام اصحاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس صدمہ پر ہم سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(ولی الرحمن ابن سیٹھی خلیل الرحمن صاحب مرحوم۔ جہلم شہر)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

مرزا شمیم احمد صاحب (جو عارضہ قلب سے بیمار ہیں) کی طبیعت میں تا حال کوئی نمایاں فرق نہیں پڑا گو زیادہ خطرہ کا وقت تو ٹل گیا ہے لیکن بیماری کی شدت میں فرق نہیں آیا۔

تمام احمدی بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز شمیم احمد کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے خاکسار کے لڑکے عزیزم محمد اسلم کا نکاح عزیزہ امۃ السلام بنت صوفی عنایت اللہ صاحب معلم وقفِ جدید کے ہمراہ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر ۲۸ ر مارچ ۱۹۷۵ء کو مکان اشرف احمد صاحب عدنی محلہ دار الصدر [illegible] پڑھا۔

احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(حاجی محمد رمضان محلہ دار العلوم غربی ربوہ)

تجربہ کار ڈرائیور کی فوری ضرورت

کراچی میں پرائیویٹ کار کی ڈرائیونگ کے لئے ایک تجربہ کار ڈرائیور کی ضرورت ہے تنخواہ حسب تجربہ دی جائے گی۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع ڈرائیونگ لائسنس لے کر صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نائب ناظر امور عامہ سے رجوع کریں۔

مینیجر احمد برادرز (جنرل الیکٹرکس) ربوہ

محترم چوہدری شاہ محمد صاحب شاہد خوشنویس وفات پا گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

میرے ابا جان محترم چوہدری شاہ محمد صاحب شاہد خوشنویس (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) ابن حضرت ماسٹر ودھاوے خان صاحب رضی قدیم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۲ ر مارچ ۱۹۷۵ء بوقت تقریباً ساڑھے چھ بجے شام اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے بعمر ۶۶ سال مغلپورہ لاہور میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ۲۳ ر مارچ ۱۹۷۵ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھائی۔ اس کے بعد جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا اور تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔

ابا جان مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ، تہجد گزار اور پُرجوش آنریری مبلغ و مربی تھے۔ اوائل عمر ہی سے تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ آریہ سماج سناتن دھرم اور عیسائیوں کے ساتھ کامیاب مناظرے کئے۔ جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے عمر بھر کوشاں رہے یہی وجہ ہے کہ اکثر احباب مرحوم کو مربی صاحب کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ جہاں بھی جانے کا اتفاق ہوا وہاں کی جماعت میں زندگی کی روح پھونکی۔ جماعت ہائے وزیر آباد، مغلپورہ، جھنگ شہر و صدر اور پتوکی وغیرہ سے بہت مانوس تھے اور ان کی ترقی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، تاریخ احمدیت اور سلسلہ کی دیگر متعدد کتب کی نہایت محنت و کاوش کے ساتھ کتابت کر کے سلسلہ کی خدمات انجام دیں۔

مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکے، چار لڑکیاں اور ۲۲ پوتے پوتیاں و نواسے نواسیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے میرے پیارے ابا جان کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے اور ہم سب کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار حفیظ احمد منصور سٹیشن ماسٹر پتوکی ضلع لاہور

ہوالشافی

گرتے بال اور گنجاپن

ARNICA HAIR TONIC.

آرنیکا ہیئر ٹانک

سے بفضلِ تعالیٰ درست ہو جاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے بال گھنے لمبے مضبوط اور خوبصورت اگتے ہیں۔

فی شیشی -/۶

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۴۰۶ / ۴۰۷

پیٹ میں چھری مار کر اپھارہ والے جانور کی گیس نکالنا خطرناک علاج ہے۔ شتقل، برسیم سے ہونے والا اپھارہ صرف ایک روپیہ کے اکسیر اپھارہ کے پیکٹ سے منٹوں میں ختم نہ ہو تو قیمت واپس۔ درجن یا زیادہ پر ۱/۴ کمیشن۔ دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی۔

حیوانات کے نسخوں کا رسالہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۴۰۶ / ۴۰۷

ہر قسم کے قابلِ اعتماد اور خوبصورت اور پائیدار سٹین لیس سٹیل کے برتن، پریشر ککر، تیل کے چولہے اور ٹرالیاں بارعایت خریدنے کیلئے یہ پتہ یاد رکھیں:

الفلاح ٹریڈرز

ٹرنک بازار سیالکوٹ